اسد جو پر نہو اُس میں ایمان ہی نہیں۔ یہ زور اور تاکید انجیلی عبارت میں نہیں۔ اُس میں خدائی محبت کو بڑا حکم فرمایا ہے مگر اس طرز سے نہیں کہ اُس کے بجا نہ لانے والے کا کیا درجہ ہے صرف یہی کہ اُس نے ایک بڑے حکم کو ٹلایا۔ نہ یہ کہ اُس کے ایمان کی نفی لازم آجائے۔ مگر قرآن شریف میں یہ سب کچھ موجود ہے کہ غیر خدا کی محبت کو پہلے تو شرک فرمایا پھر خدا کی محبت کو داخل ایمان ٹھہرا کر اشارہ اس طرف کیا کہ جن لوگوں کے دلوں میں خدا کی محبت سب چیزوں کی محبت سے زیادہ نہیں ہے اُن کے ایمان کی خیر نہیں۔

عیسائی دوستو! اس فرق کو سمجھ کر بھی تم لوگ کہہ سکتے ہو کہ رسالہ "عدم ضرورت قرآن" کے مصنف نے ایمانداری سے کام لیا ہے جس نے صاف لفظوں میں انکار کیا ہے کہ قرآن مجید میں خدائی محبت کی کوئی آیت ہی نہیں +

کیا ایسے بے بصیرت مصنف بھی تمہاری کلیسیا (جماعت) میں کسی عزت کے مستحق ہیں؟

اس مقابلہ سے معلوم ہوا کہ راقم مضمون ہذا کا یہ دعویٰ کہ اسلامی الٰہیات تعلیم یافتہ علم الٰہی کے جاننے والوں کی طرح نہیں ہیں بے بنیاد ہی نہیں بلکہ صریح غلط ہے۔

نامہ نگار مذکور نے بھی عام عیسائیوں کی طرح تثلیث کے متعلق اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مریم والدہ مسیح کو تثلیث میں کیوں داخل کیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت نے تثلیث کو نہیں سمجھا۔ مگر غور کیا جائے تو ان معترضین نے خود اپنے مذہب کو اور مذہب کی تاریخ کو نہیں پڑھا۔ نزول قرآن کے وقت عرب میں جو عیسائی تھے وہ کنواری مریم کو تثلیث کا جزو مانتے تھے اسکا ثبوت خود اس سے ثابت ہے کہ [illegible][۳] میں ایک کونسل ہوئی جسکا نام تھا کونسل نائیس اُس کی بابت لکھا گیا کہ:۔

"یہ کونسل نائیس میں روح القدس کا مسئلہ طے نہ ہو سکا کیونکہ مصر والے بجائے روح القدس کے کنواری مریم کو لانا چاہتے تھے" (رسالہ ماخذ تثلیث[۱] صفحہ ۲۵)

اس حوالے اور اس کے علاوہ اور کئی ایک مقامات سے ثابت ہوتا ہے کہ عرب کے عیسائی جو نزول قرآن کے وقت مخاطب تھے بجائے روح القدس کے مریم کو حصہ ثالثہ کہتے تھے۔ پس اسی

[۱] یہ کتاب ایک انگریز عیسائی مصنف کی تصنیف ہے اسکا ترجمہ اردو میں ہوا ہے (مسلمان)

خیال کا قرآن مجید میں رد کیا گیا۔

علاوہ اس کے قرآن مجید کو غور کرنے سے دیکھا جائے تو سرے سے یہ اعتراض ہی لاحق نہیں ہو سکتا کیونکہ قرآن مجید میں تو صرف اتنا ہے کہ خداوند تعالیٰ حضرت مسیح سے کہیگا کہ تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ "مجھ کو اور میری ماں کو معبود بنالو" اس کلام ہدایت نظام سے اگر کچھ ثابت ہو سکتا ہے تو یہ کہ عیسائی حضرت مسیح اور انکی والدہ کی عبادت کرتے ہیں سو اس کے ثبوت دینے کی بھی حاجت نہیں عیسائیوں کا برتاؤ دیکھنا ہو تو بیت المقدس میں دیکھیں یا وہاں کے نقشے جات ملاحظہ کریں کہ کس طرح حضرت مریم کے بت کو کھڑا کر کے انکی عبادت کی جاتی ہے اسکے علاوہ تحریری ثبوت لیجئے کتاب "ماخذ تثلیث" کا عیسائی مترجم دیباچہ میں لکھتا ہے کہ:۔

"یہی کتاب کے باب دوئم میں مصنف نے رومن کلیسیا کی پرستش کی چیزوں کو قدیم بابل کی پرستش کی چیزوں سے ملا کر دکھلایا ہے کہ انکی تثلیث اور مریم اور اُس کے فرزند کی مورت کی پرستش اپنی اصل میں بابل کی پرستش (کی چیزیں) ہیں جنکے صرف نام تبدیل کر دئیے گئے"

پس جو کچھ قرآن مجید نے کہا ہے وہ عیسائی بھی مانتے ہیں بلکہ انکی تحریروں میں اسکا ثبوت ملتا ہے پھر اعتراض کیسا؟ (باقی آئندہ)

انجامِ شراب

از شفیق [illegible]

ہے رات اندھیری ہو کا عالم
اوڑھی ہے جہاں نے چادرِ غم

ہے سقفِ سیاہ چرخ ہفتم
بجھتے ہوئے کوئلے ہیں انجم

یہ برج نہیں فلک کے اوپر
انبارِ زگال میں ہیں اخگر

ہوتا ہے گمان کہکشاں پر
ہے دودِ سفید آسماں پر

کمل سا ہے فرشِ سبزۂ باغ
لالہ ہے تمام صورتِ داغ

ہر سرو ستونِ سنگِ مرمر
ہر چشمۂ آب مردم آسا

صحرا - گلشن - پہاڑ - بستی
ظلمت میں ہے نیست سب کی ہستی

اس ظلمت شب میں ایک عورت
ہے چاند سے بڑھکے جسکی صورت

بیٹھی ہے مکان میں اکیلی
اوڑھے ہوئے چادر ایک میلی

آنکھوں سے برس رہے ہیں آنسو
ہے ماہ کے سطح پر رواں جو

ہر سمت اگرچہ ہے اندھیرا
حجرے میں مگر ہے کچھ اجالا

چھوٹا بچھونا اک بچھا ہے
بچہ کوئی اُس پہ سو رہا ہے

بیٹھی مردے کے پاس ماں ہے
دریا آنکھوں سے اک رواں ہے

کہتی ہے کہ "دے گئی دغا تو،
اٹھی ہوئی ہائے بیوفا تو!

غربت میں اکیلا مجھکو چھوڑا
افلاس میں مجھ سے منہ کو موڑا

داری نہ ہوئی دوا میسر
افلاس سے ہو سکی نہ جانبر

میں بھی تو ہوں تین دن سی بھوکی
کھاتی ہوں قسم ترے لہو کی

اس میں نہیں کچھ قصور میرا
بے بس مجبور ہوں میں دکھیا

خاوند ملا ہے وہ شرابی
ہے جسکے سبب سے یہ خرابی

اُڑ جائے شراب یہ جہاں سے
آفت آئی ہے یہ کہاں سے؟

غارت ہوں شراب کی دوکانیں
جاتی ان سے ہیں اب تو جانیں

ملکوں سے شراب بھر کی لائیں
مردوں کو ہمارے پھر پلائیں

اللہ مٹے شراب خواری
ہو جائے تباہ آبکاری

جل جائیں یہ سیندھ بن خدایا
دنیا میں رہے نہ نام انکا

سرکار کو رحم ہم پہ آئے
محصول شراب پر بڑھائے

سیندھی کی بھی کاشت بند کر دے
محصول ہر اک دکان سے لے

یورپ سے شرابیں پھر نہ آئیں
بھاری ٹیکس ان پر گر لگائیں

افلاس کی کیا کروں شکایت؟
ڈہائی ہے خدا نے ہم پہ آفت

صنعت - حرفت - تجارتیں سب
برباد ہوئیں رہا ہے کیا اب

اب کیا ہے معاش کا ذریعا
قلاش نہیں ہے کوئی ہم سا

مردے کو کفن نہیں میسر
افلاس نہ ہوگا اس سے بڑھکر"

یہ کہکے لگی وہ خوب رونے
سر پیٹنے اور جان کھونے

اتنے میں سُنی کسی کی آہٹ
آہستہ کھلے کواڑ کے پٹ

شوہر کو جو آتے اُس نے دیکھا
منہ پھیر کے یہ کہا "خدایا!

آتی نہیں مجھکو موت کمبخت
پتھر سے بھی جان ہے مری سخت

کلثوم مرے رہوں میں جیتی!
کیا زور ہے اس میں؟ تیری مرضی!

تم چین سے اب شراب اُڑاؤ
سیندھی پیو اور کباب کھاؤ

ہم بھی ہیں کوئی دنوں کے مہمان
کیا کیجئے؟ سخت ہے مری جان"

رونے لگا سُن کے اُس کا شوہر
آنکھوں سے رواں ہوا سمندر

بولی "رونے سے فائدہ کیا؟
قسمت میں جو تھا ہوا - گلہ کیا؟

مُردے کو کفن کہاں سے لاؤں؟
زیور نہیں جو گرو رکھاؤں

کُرتا گوٹے کا ایک اس کا
پہنا نہیں اس نے ہے وہ کورا

بازار سے اسکو بیچ لاؤ
قیمت جو ملے - کفن منگاؤ"

یہ کہہ کے اُٹھی وہ دُکھ کی ماری
لائی کُرتا اور ایک ساڑی

یہ دیکے کہا کہ "جلد جاؤ
میت ہے پڑی کفن منگاؤ"

لیکر کرتے وہ دل افگار
آیا مغموم سوئے بازار

رستے میں ملا شراب خانہ
دل کے ہاتھ آیا اک بہانہ

جی نے کہا "پی شراب پہلے
کچھ آئے تو دل میں تاب پہلے"

عادت میں خرد میں پھر ہوئی جنگ
تھا شاب کے در پہ وہ کھڑا دنگ

عادت ہوئی عقل پر جو غالب
ساقی سے ہوا وہ مے کا طالب

دیکھا جو شراب کا پیالہ
آنکھوں میں پھرا چمن کا لالہ

کرتا میت کا اس نے دیکر
پی خوب شراب مول لیکر

جب پی چکا خوب جام پر جام
امڈا دریائے شرم اک بار
لعنت کرتا ہے اپنے اوپر
کمبخت شراب تو نے مارا
برباد کیا مرا بھرا گھر
ذلت۔ رسوائی اور خواری
سب مجھکو ملی تری بدولت
بے گور وکفن وہاں ہے مُردا
کس منہ سے میں جاؤں ہائے گھر میں
صورت اُس کو میں کیا دکھاؤں؟
یہ کہکے اُٹھا وہ جی سے بیزار
گرتا پڑتا چلا بمشکل۔
دریا کے قریب جب وہ آیا
پھر کرکے وضو نماز پڑھ کر
یارب یہ شراب بند کردے
پھٹکا نہ شراب کا دیا جائے
بستی سے دوکانیں بھی اُٹھادیں
کم عمر کودی نہ جائے سیندھی
توبہ کرتا ہوں مے سے میں اب
یہ کرکے دعا اُٹھا وہ ناشاد
کودا دریا میں پھر وہ ناکام
کودا ایسا کہ پھر نہ اُبھرا
اللہ بچاوے اس بلا سے

ثابت ہوا اس کرے کا انجام
آئے نظر اس کو اپنے گرد آ
کہتا تھا یہ دل میں اپنے روکر
سر پر ترے خون ہے ہمارا
فاقوں سے ہوئے یہ طفل جانبر
بکبت۔ افلاس۔ دلفگاری
حیوان سے بدتر اب ہے حالت
پیتا ہوں یہاں شراب۔ بیٹھا
ہوں خوار میں اپنی ہی نظر میں
بہتر ہے کہ میں بھی مر ہی جاؤں"
گرتا تھا قدم قدم پہ ہر بار
آخر ہوئی طے بقا کی منزل
کپڑوں کو اُتار کر نہایا
مانگی یہ دعا خدا کے آگے
محصول ہزار چند کردے
نذرانہ نہ اب سے کچھ لیا جائے
میخانوں پہ پاسباں بٹھادیں
برباد نہ عمر ہو کسی کی
تو بخش گناہ میرے یارب"
تھی آہ لبوں پہ اور فریاد
میخوار کا خودکشی ہے انجام
پینے کا یہی تو ہے نتیجا!
کر تو یہ دعا محب خدا سے

تُرکِ اسلام شیرِ پنجاب کی ایک سچی پیشگوئی

معزز ناظرین! جب عبدالغفور نے اپنی جہالت سے خلعت اسلام کو اُتار کر جامہ آریہ زیب تن کرکے لیکچر ترک اسلام میں اسلام و قرآن کی نسبت اپنے گندہ و ناپاک خیالات شائع کئے تھے۔ اُسوقت اس مجموعہ خرافات ترک اسلام کا سب سے پہلا جواب شیر اسلام کے قلم سے تُرک اسلام شائع ہوا تھا۔ اُس کے دیباچہ میں مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب نے علماء زمانہ کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے بڑے زوردار الفاظ میں ایک پیشگوئی کی تھی جو درج ذیل ہے:۔

"اب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ ہماری علماء کرام اس خواب شیریں سے بیدار ہوکر شیر کی طرح بھبکینگے پھر تو کیا ہے فتح و نصرت ساتھ" (ترک اسلام ص)

آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی لفظ بلفظ پوری ہوگئی وہ علماء جو ابھی چند روز پیشتر خواب شیریں میں پڑے سو رہے تھے ایکدم بیدار ہوگئے وہ حضرات اہل اسلام جو مناظرہ و مباحثہ کو حقارت سے دیکھتے تھے آج سر تسلیم خم کرکے بتلا رہے ہیں کہ بیشک ضرورت ہے ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج علمائے اسلام ہر طرف سے مخالفین پر حملہ کر رہے ہیں۔ ڈیگ ریاست بھرتپور کے واقعات ناظرین پر پوشیدہ نہونگے کس طرح علماء اسلام کے ڈیپوٹیشن نے اچانک پہونچکر عین وقت پر حملہ کرکے نومسلم راجپوتوں کو آریوں کے پنجہ سے نکال لیا۔ کیا اب بھی کوئی علماء کی بیداری اور مولانا کی پیشگوئی کی صداقت میں شک کریگا؟ ملک کے ہر صوبہ سے آواز آرہی ہے کہ اشاعت اسلام اور حفاظت اسلام کا وقت ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ انجمن واعظین مقرر کرو کوئی کہتا ہے کہ انجمن اعلائے کلمۃ الحق قائم کرو۔ غرضکہ بیداری کے آثار عام طور پر نمایاں اور آشکار ہیں دہلی میں انجمن ہدایت الاسلام کا قیام اور اسکی طرف سے واعظین کا تقرر۔ انجمن تبلیغ الاسلام علی گڑھ کیطرف سے علماء کا تقرر۔ مدرسہ دیوبند میں انجمن الارشاد کا قیام۔ کانپور میں مدرسہ الٰہیات کا اجرا بھی علماء کی بیداری اور پیشگوئی کی صداقت پر دلیل ہے۔ مولانا عبدالحق کی توجہ سے مسافر آگرہ کی ہیڈ کوارٹر آگرہ پر حملہ کرکے علماء کرام نے کیسی کچھ فتح و نصرت حاصل کرکی پیشگوئی کی صداقت کو ظاہر کیا۔ مولانا آپکی پیشگوئی پوری ہوئی مبارک ہو۔ (ابوالفارق احمد اللہ ازہروی)

اسلامی خبرین

تحصیل اکبرپور ضلع کانپور کے ایک موضع میں کچھ راجپوت نومسلم مرتد ہونیوالے تھے لیکن مسلمانوں کو خبر ملگئی اور حافظ محمد حلیم صاحب اور منشی رحمت اللہ صاحب اور چند سربرآوردہ مسلمان کانپور سے پہنچگئے اور منشی رحمت اللہ صاحب نے علی گڈہ خط بھیجکر کچھ مولوی بلائے۔ خدا کا شکر ہی نومسلم اپنے ارادہ سے باز آئے اور انہوں نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا وعدہ کیا +

بقول انگریزی جغرافیہ دانوں کے اسوقت کل روئے زمین میں ۲۰۷۷۵۱۰۰۰ مسلمان ہیں جنکی تعداد مختلف ممالک میں حسب ذیل بتائی جاتی ہے۔

ایشیا ۱۳۲۵۹۰۰۰۰ - افریقہ ۶۱۳۵۹۰۰۰ - یورپ ۱۳۷۴۸۰۰۰ - امریکہ آسٹریلیا ۲۰۷۷۵۱۰ - مگر یہ تعداد بہت کم بتائی گئی ہے اسوقت مسلمانوں کی تعداد کم از کم تیس کروڑ ہے (بقول مرزا صاحب قادیانی چورانوے کروڑ ہیں) +

چین میں اسلام خوب ترقی کر رہا ہے ایک پادری نے حال میں ایک یورپین اخبار میں لکھا ہے کہ عیسائی مشنری کا کام ڈھیلا پڑگیا ہی اور چینی بہ تعداد کثیر اسلام قبول کرتے جاتے ہیں بقول پادری صاحب کے اسوقت مسلمانوں کی تعداد ۳۵ ملین ہے مسلمانان چین بلحاظ تجارت۔ تمول اور تعلیم کے دوسرے چینیوں پر بہت فائق ہیں۔

حضرت سلطان المعظم نے تاکیدی احکام صادر فرمائے ہیں کہ آخر جون تک حجاز ریلوے لائن مدینہ منورہ تک مکمل کردیجائے اور عید سلطانی کے دن اسکا باضابطہ افتتاح ہوجائے +

آجکل خدیو المعظم قسطنطنیہ میں رونق افروز ہیں ۲ جون کو ہز ہائینس نے یلدز کوشک میں کھانا کھایا۔ اور خلیفۃ المسلمین کی ملاقات کا شرف حاصل کیا +

امسال یمن کی زراعتی حالت نہایت ہی عمدہ ہے اور گذشتہ سال جو اندیشہ ظاہر کیا جاتا تھا وہ بے بنیاد ثابت ہوا ہے۔ سال حال کی پیداوار سنین سابقہ پر بہت سبقت لیگئی ہے اور نرخ بہی سستا ہی۔ عمدہ فصل کیوجہ سے عدن میں قہوہ اور اناج کی درآمد بہت بڑہ گئی ہی۔ مارچ اور اپریل کے مہینوں میں بندرگاہ حدیدہ ۱۳۰۰۰ جہاز آچکے ہیں پچھلے سال صرف ۲۵۰ آئے تھین +

فہرست کتب فروختنی موجودہ مطبع اہلحدیث امرتسر

تفسیر ثنائی اردو کی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہی ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہی نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے تفسیر کے دو کالم ہیں ایک میں الفاظ قرآنی مع ترجمہ بامحاورہ کے درج ہیں دوسرے کالم میں ترجمہ لفظوں کو تفسیر میں لیکر تشریح کیگئی ہی نیچے حواشی میں مخالفین کے اعتراضات کے جوابات بدلائل عقلیہ ونقلیہ دئے گئے ہیں ایسے کہ بایدو شاید تفسیر کے پہلے ایک مقدمہ ہی جسمین کسی ایک زبردست دلائل عقلی ونقلی سے آنحضرت کی نبوت کا ثبوت دیا ہی ایسا کہ مخالف کو بہی (بشرط انصاف) بجز لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے چارہ نہو۔ تفسیر سات جلدوں میں ہی جنمین سی چار تیار ہیں اور پانچوین زیر طبع ہے

جلد اول سورہ فاتحہ وبقر قیمت عہ
جلد دوم سورہ آل عمران ونسا عہ
جلد سوم سورہ مائدہ۔ انعام۔ اعراف عہ
جلد چہارم۔ انفال تا نحل پارہ ۱۴ عہ
[illegible]

تقابل ثلاثہ (توریت۔ انجیل اور قرآن کا مقابلہ) صفحہ کے تین کالموں میں تینوں کتابوں کی اصل عبارتیں منقول ہیں نیچے حواشی میں فرق بتلا کر قرآن شریف کی فضیلت ثابت کیگئی ہے۔ عیسائیونکی بحث کا انتہائی فیصلہ ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک عہ

حق پرکاش - آریوں کے گرو دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں قرآن شریف پر شروع سے اخیر تک اعتراض کئے ہیں جن کا یہ مفصل اور مکمل جواب دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی قیمت ۱۰/

ترک اسلام - مہاشہ دہرمپال آریہ سابق عبدالغفور کے رسالہ ترک اسلام کا معقول اور مفصل جواب شروع میں نبوت محمدیہ کا ثبوت اور اخیر میں قرآن مجید کے الہامی ہونیکے دلائل قیمت ۶/

مناظرہ نگینہ - مشہور ومعروف مباحثہ جو ۱۱ جون ۱۹۰۴ء میں بمقام نگینہ آریوں سی ہوا تھا قیمت ۶/

الہامی کتاب وید اور قرآن کے الہام پر مسلمان اور آریہ عالموں کی مفصل بحث۔ بحث کیا ہے تمام مباحث کا فیصلہ ہے قرآن مجید کے الہامی ہونیکا کامل ثبوت۔ قیمت ۱۰/

تغلیب الاسلام - بجواب تہذیب الاسلام عبدالغفور نو آریہ دہرمپال جلد اول ۵/ جلد دوم ۶/ جلد سوم ۵/ جلد چہارم ۵/ چاروں جلدوں کی قیمت عمر علاوہ محصولڈاک